© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

سیرتِ نبوی ﷺ

ڈاکٹر حافظ محمود اختر☆

مالی بدعنوانیوں کا اِنسداد، سیرتِ نبویؐ کی روشنی میں

کسی بھی ملک کے مالیاتی نظام میں دیانت وامانت کو بہت بنیادی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ دیانتداری وامانت داری مسلمہ اَخلاقی اَقدار ہیں۔ معاشرتی، سیاسی اور معاشی شعبوں میں ان اَقدار کو وہی حیثیت حاصل ہے جو کسی جسم میں گردش کرنے والے خون کو حاصل ہوتی ہے۔ کسی جسم میں گردش کرنے والا خون اگر تندرست اور جراثیموں سے پاک ہے تو وہ جسم بھی تندرست وتوانا ہوگا لیکن اگر کسی کے خون میں کسی مرض کے جراثیم پیدا ہوجائیں تو یہ جسم بیماری کا شکار ہوجائے گا اور اگر ان جراثیموں کو خون سے مٹایا نہ گیا تو یہ اس جسم کے خاتمے کا سبب بھی بن سکتے ہیں۔

اگر کسی ملک کے مالیاتی نظام میں بددیانتی، خیانت اور بے ایمانی سرایت کرجائے تو وہاں دولت کی عادلانہ تقسیم ممکن نہیں رہتی۔ اگر سرکاری کارندے اور افسران بدعنوانی میں ملوث ہوجائیں تو ملکی خزانہ غلط طور پر استعمال ہونے لگتا ہے۔ غیر حقدار لوگ تو ناجائز ذرائع سے سب کچھ لے جاتے ہیں لیکن حقدار محروم رہ جاتے ہیں۔ ملکی آمدنی عوام تک نہیں پہنچ پاتی۔ عوام سرکاری خزانے اور قومی آمدنی سے مستفید نہیں ہوپاتے۔ سرکاری افسران تو بہت امیر ہوتے جاتے ہیں لیکن عوام کے حصے میں غربت ہی آتی ہے۔ ملکی خزانہ تو خالی ہوجاتا ہے لیکن ملک غریب اور سرکاری افسران امیر ہوجاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ملکی اخراجات چلانے کے لئے ملک سرمایہ دار ملکوں کا مقروض ہوجاتا ہے اور یہ سرمایہ دار مما لک اکثر اَوقات ایسی شرمناک شرائط کے ساتھ قرض دیتے ہیں کہ ملک سود در سود ادا کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے بلکہ بعض اوقات یہ شرائط ملکی سلامتی کے سراسر مخالف ہوتی ہیں۔

کرپشن ایک طرف ملک کے اندر دولت کی تقسیم کو غیر عادلانہ بناتی ہے اور دوسری طرف سرکاری خزانہ عوام کی بجائے بااثر لوگوں کے ہاتھوں میں چلا جاتا ہے۔ وہاں پوری قوم اخلاقی طور پر بدعنوانی کے مرض میں مبتلا ہوجاتی ہے۔ لوگ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ رشوت کے ذریعے ہر کام ممکن ہوسکتا ہے۔ پوری قوم کی اخلاقی حس مردہ ہوجاتی ہے۔ ہر طرف بدعنوانی کی فضا چھا جاتی ہے۔ لوگ رشوت دے کر ہر جائز وناجائز کام کروا لیتے ہیں اور سرکاری کارندے رشوت کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے۔

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

اگر ہم اس سنگین مسئلے کے حل کے لئے نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کی طرف دیکھتے ہیں تو ہمیں بڑا واضح اور قابل عمل مؤثر ضابطہ ملتا ہے۔ آپ کی حکمتِ عملی کی بنیاد قرآن کریم کی تعلیمات تھیں جن میں ہمیں حلال و حرام کی تمیز سکھائی گئی ہے اور حرام خوری کے وبال کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی آپؐ نے امانت و دیانت اور بددیانتی کا واضح تصور پیش کیا۔ امانت داری کی فضیلت اور بددیانتی کی نحوست کا ذکر فرمایا اور ان پر لوگوں کو گامزن کروایا۔ اس کے ساتھ ساتھ آپؐ نے لوگوں کے نفوس کا تزکیہ[۱] فرمایا۔ ان میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور یوم آخرت کی مسئولیت کا احساس پیدا فرمایا کہ انسان کو اپنے ایک ایک عمل کا حساب دینا ہوگا۔ آپؐ نے لوگوں کو یہ احساس دلایا کہ قیامت کے دن کسی بھی شخص کو ایک قدم آگے اٹھانے کی اجازت نہیں ہوگی جب تک کہ وہ پانچ باتوں کے بارے میں جواب نہیں دے لے گا۔ ان میں ایک سوال یہ ہوگا کہ تم نے جو دولت کمائی، وہ کہاں سے اور کن ذرائع سے حاصل کی اور پھر اسے کن جگہوں پر خرچ کیا۔[۲]

اُصول وضوابط خواہ کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں۔ اگر لوگوں کے دلوں میں اللہ کا خوف نہ ہو تو کوئی چیز انہیں برائی اور خیانت سے روک نہیں سکتی۔ یہ بات کہی جاتی ہے کہ ڈنڈے کے زور سے آپ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اِعلانیہ جرائم سے روک سکتے ہیں لیکن وہ جرائم جو چھپ کر ہوتے ہیں، قانون اور اختیار انہیں روک نہیں سکتا۔[۳] اسی طرح اچھائی اور دیانت داری پر کبھی قانون مجبور نہیں کرسکتا۔ اگر دل خوفِ خدا سے بھرا ہوا ہو تو لوگ خود بخود اعلانیہ اور خفیہ معاملات میں جرم سے اجتناب کریں گے۔ خصوصاً مالی معاملات میں تو انسان کی نیت کو بڑا دخل حاصل ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی اصلاحی حکمتِ عملی میں تقویٰ اور خوفِ خدا کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔[۳a] گویا آپؐ نے لوگوں کے قلوب و اَذہان کو بدلا۔

قرآن مجید کے ذریعے حلال و حرام کا تصور واضح کرنے کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ نے لوگوں پر امانت و دیانت کی عملی زندگی میں اہمیت بیان فرمائی۔ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں:

> ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو باتیں سنی ہیں: ایک کو تو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا: امانت داری لوگوں کے دلوں کی جڑ میں اُتری ہے۔ یعنی یہ ان کی فطرت میں داخل ہے پھر انہوں نے اس فطری استعداد میں قرآن اور حدیث کے علم کے ذریعے اضافہ کیا۔''
>
> حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ ''پھر نبی کریم ﷺ نے امانت کے اٹھ جانے کا حال بیان فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا: پھر یہ حال ہوگا کہ آدمی سوئے گا تو امانت اس کے دل سے نکال لی جائے گی اور اس کا ہلکا سا نشان اس کے دل میں باقی رہ جائے گا۔ پھر سوئے گا تو امانت چلی جائے گی اور ایک آبلہ کی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

طرح کا داغ اس کے اوپر رہ جائے۔ جو اُٹھا ہوا تو ہوتا ہے مگر اندر سے خالی ہوتا ہے۔ لوگ ایسے ہوجائیں گے کہ لین دین کریں گے لیکن کوئی ایمانداری سے کام نہیں لے گا۔ اس وقت امانتداری کی مثال ایسے ہوجائے گی کہ لوگ مثال کے طور پر کہیں گے کہ فلاں قوم میں ایک امانتدار شخص ہے۔ آدمی کی تعریف کی جائے گی کہ کیسا عقل مند، خوش مزاج اور بہادر شخص ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمانداری نہیں ہوگی۔''(۴)

نبی کریم ﷺ نے امانت داری کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

لا إيمان لمن لا أمانة له(۵) ''اس شخص میں ایمان نہیں جس میں امانتداری نہیں''

آپؐ نے فرمایا

''جس میں امانت نہیں، اس میں ایمان نہیں۔ جس کو اپنے عہد کا پاس نہیں اس میں دین نہیں۔ اس ہستی کی قسم جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے کسی بندہ کا اس وقت تک دین درست نہ ہوگا جب تک کہ اس کی زبان درست نہ ہو اور اس کی زبان درست نہیں ہوسکتی جب تک کہ اس کا دل درست نہ ہو...... جو کوئی ناجائز ذرائع سے مال کمائے گا اور اس میں سے خرچ کرے گا تو اسے برکت نہیں دی جائے گی۔ اگر اس میں سے خیرات کرے گا تو وہ قبول نہیں ہوگی۔ جو اس میں سے بچ جائے گا وہ اس کے جہنم کی طرف سفر کا توشہ ہوگا''۔(۶)

''قیامت کی نشانیوں میں ہے کہ سب سے پہلے اس امت سے امانت کا جوہر جاتا رہے گا''۔(۷)

آپؐ نے فرمایا: ''میری امت اس وقت تک فطری صلاحیت پر قائم رہے گی جب تک وہ امانت کو غنیمت کا مال اور زکوٰۃ کو جرمانہ نہیں سمجھے گی۔''(۸)

نبی کریم ﷺ نے امانت میں خیانت کو نفاق کی علامت قرار دیا ہے۔(۹) نبی کریمؐ نے فرمایا کہ ''اگر کسی سے ساری دنیا کی چیزیں چھن جائیں اور اس کے پاس امانت کا وصف باقی رہ جائے تو اسے کسی چیز کا تأسف نہیں''۔ آپؐ نے فرمایا:

''مؤمن میں ہر بری عادت ہوسکتی ہے لیکن خیانت اور جھوٹ اس میں نہیں آسکتا''۔(9a)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''امانت کا وصف اللہ نے انسانت کی فطرت میں رکھا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک روایت موقوفاً بیان کی ہے کہ

''اللہ کی راہ میں شہید کیا جانا تمام گناہوں کا کفارہ ہے لیکن امانت کا کفارہ نہیں۔ ایک بندے کو قیامت کے روز لایا جائے گا جو شہید ہوا ہوگا اور کہا جائے گا کہ تم امانت (جس میں اس نے خیانت کی ہوگی) ادا کرو۔ وہ کہے گا کہ اے اللہ! اب میں اسے کس طرح لاؤں، اب تو دنیا ختم ہوچکی ہے۔ کہا جائے گا کہ اسے جہنم کے طبقہ 'ہاویۂ' میں لے جاؤ۔ وہاں امانت والی چیز مثال بن کر اصل حالت میں اس کے سامنے آئے گی تو وہ اسے دیکھ کر پہچان لے گا اور اس کو پکڑنے کے لئے اس

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

کے پیچھے گرے گا یہاں تک کہ اسے پکڑ لے گا۔ وہ اسے اپنے کندھوں پر لاد کر چلے گا۔ لیکن جب وہ جہنم سے نکلنے کی کوشش کرے گا تو وہ بوجھ اس کے کندھے سے گر پڑے گا۔ پھر وہ اس کے پیچھے ہمیشہ گرتا چلا جائے گا۔ اس کے بعد آپؐ نے وضو، نماز، ناپ تول اور دیگر بہت سی چیزیں گنا کر فرمایا اور ان سب سے زیادہ سخت معاملہ امانت کی چیزوں کا ہے۔''(۱۰)

ابن عمرؓ سے مروی حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے امانت کی اہمیت کو بیان فرمایا:

''اللہ جب کسی بندے کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیا کو نکال لیتا ہے۔ جب حیا اس سے نکل جاتی ہے تو ہمیشہ تو اس پر اللہ کا غصہ پاتا ہے۔ جب اس پر اللہ کا غصہ رہتا ہے تو اس کے دل سے امانت نکل جاتی ہے، تو اسے تو ہمیشہ چور اور خائن پاتا ہے۔ جب اسے تو چور اور خائن پاتا ہے تو اس میں سے رحمت نکل جاتی ہے۔ جب اس میں سے رحمت نکل جاتی ہے تو تو اسے ہمیشہ مردود وملعون پائے گا۔ جب وہ ہر وقت مردود وملعون ہوجاتا ہے تو اس کی گردن سے اسلام کی رسی نکل گئی''۔ (۱۱)

نبی کریم ﷺ نے امانت کی پاسداری اور محافظت کا سبق لوگوں کے ذہنوں میں بٹھانے کے ساتھ لوگوں کو خیانت اور بددیانتی کے بارے میں بھی آگاہ فرمایا۔ اس سلسلے میں قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ﴾ (۱۲)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ خیانت مت کرو اور نہ جانتے بوجھتے آپس کی امانتوں میں خیانت کرو''

قرآن مجید میں دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا﴾ (۱۳) اور آپ بددیانت لوگوں کی طرف سے جھگڑنے والے نہ ہوں

اور ایک مقام پر فرمایا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ﴾ (۱۴)

''بے شک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''

نبی کریم ﷺ نے ان آیات کا صحیح مفہوم اپنے اسوۂ حسنہ کے ساتھ پیش فرمایا، آپؐ جن باتوں سے پناہ مانگا کرتے تھے، ان میں سے ایک خیانت ہے۔ آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے:

''اے اللہ مجھے خیانت سے بچائے رکھنا کہ یہ بہت برا اندرونی ساتھی ہے''(۱۵)

آپ نے فرمایا: ''سب سے اچھا میرا زمانہ ہے، پھر وہ زمانہ جو اس کے بعد آئے گا، پھر اس کے بعد آنے والا زمانہ۔ اس کے بعد ایسا زمانہ آئے گا جب لوگ بن بلائے گواہی دیں گے۔ خیانت کریں گے۔ امانتداری نہیں کریں گے۔ نذر مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے''۔ (۱۶)

آپؐ نے فرمایا کہ بددیانتی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے:

إذا ضيعت الأمانة فانتظر الساعة(۱۷)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

''جب امانت ضائع کردی جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرنا چاہئے۔''

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب میری امت کے لوگ پندرہ کام کرنے لگیں تو ان کاموں کی وجہ سے ان پر بلائیں اور مصائب نازل ہوں گے۔ان میں سے ایک بددیانتی ہے کہ لوگ مالِ غنیمت کی طرح امانت کو حلال کرلیں گے''۔ (۱۸)

نبی کریم ﷺ نے حکمران کو بیت المال کا محافظ اور امین قرار دیا۔اس پر یہ بات واضح فرمادی کہ اگر وہ کسی بھی طریقے سے بیت المال کی صحیح طور پر نگہداشت نہیں کرتا، اس کے استحکام وتحفظ کے لئے موزوں پالیسیاں وضع کرکے ان پر عمل درآمد کا اہتمام نہیں کرتا اور بیت المال کے سرمائے کو صحیح طور پر خرچ کرنے کا اہتمام نہیں کرتا تو وہ اسی طرح خائن اور بددیانت ہوگا جس طرح عام معاشرتی زندگی میں امانت میں خیانت کا مرتکب ہوتا ہے۔اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ نے حکمرانوں کو یہ بات باور کروائی ہے کہ وہ محض عوام کی طرف سے ایک امانت کے اٹھانے والے امین ہیں۔ یہ حکمران لوگوں پر حکومت کرنے کے لئے نہیں بلکہ وہ امانت کا حق ادا کرنے پر مامور ہیں۔احادیثِ نبویہ کی روشنی میں امام ابن تیمیہ ابومسلم خولانی کا حضرت معاویہؓ کے ساتھ مکالمہ نقل فرماتے ہیں کہ ''ابومسلم خولانی نے حضرت امیر معاویہؓ سے فرمایا کہ تم حقیقت میں مزدور ہو۔ان بھیڑ بکریوں کو چرانے کے لئے تمہیں مزدوری پر رکھا ہوا ہے۔اگر تم نے ان کی خبرگیری اچھی طرح سے کی اور جو بیمار ہوں ان کا علاج کیا تو تمہارا آقا تمہیں اُجرت دے گا اور اگر تم نے ان کی حفاظت اچھی طرح سے نہ کی تو ان کا مالک تمہارے ساتھ غضب ناک ہوگا، اسی طرح انسان اللہ کے بندے ہیں اور والیانِ ریاست اللہ کے بندوں پر اللہ کے نگہبان ہیں۔ (۱۹)

احادیث کی روشنی میں امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

وقد دلت سنة رسول ﷺ على أن الولاية أمانة يجب اداؤها في مواضع (۲۰)

''نبی کریم ﷺ کی سنت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ولایت وحکمت ایک امانتِ الٰہی ہے جسے اس کے اصل مقام پر ادا کرنا واجب ہے''

حضرت علیؓ کا ایک قول ہے کہ ''حکمران کی ذمہ داری ہے کہ وہ حق امانت اَدا کرے۔اگر وہ یہ حق ادا کرتا ہے تو عوام پر بھی اس کی اطاعت لازم ہوجاتی ہے''۔ (۲۱)

امانت کے اس تصور کو نبی کریم ﷺ نے اس طرح واضح فرمایا کہ جس طرح ایک چرواہا اپنے ریوڑ کا محافظ ہوتا ہے، اسی طرح تم میں سے ہر شخص اپنے اپنے مقام پر ذمہ دار او رمحافظ ہے۔ایک حکمران اپنی رعایا کا محافظ ہے اور اس سے اس سلسلے میں سوال کیا جائے گا کہ اس نے اپنی رعایا کے مفادات کا تحفظ کیا یا نہیں؟ (۲۲) آپ نے فرمایا کہ:

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

مامن عبد ليسترعيه الله رعية يموت وهو غاش لرعيته إلا حرم الله عليه الجنة (۲۳)

''کوئی شخص ایسا نہیں جسے اللہ نے رعیت کی ذمہ داری سونپی ہو اور وہ اس حال میں مرے کہ وہ رعیت کے بارے میں خیانت کرنے والا ہو تو اللہ نے اس پر جنت حرام قرار دے دی ہے''

اس حدیثِ مبارکہ کی تشریح میں امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ ''والیٔ حکومت رعایا کا ایسا راعی (محافظ و ذمہ دار) ہے جیسے گڈریا بھیڑوں کی رکھوالی کرتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ

''والیانِ مملکت اور افسرانِ خزانہ کے لئے جائز نہیں کہ ملکی خزانہ اپنی خواہشات کے مطابق اس طرح خرچ کریں جس طرح مالک اپنی ملکیت کی چیز خرچ کرتا ہے۔ افسرانِ خزانہ بلاشبہ امین اور نائب ہیں، وہ ہرگز مملکت کے اموال کے مالک نہیں ہیں۔ (۲۴)

اسی مضمون کی ایک اور حدیثِ مبارکہ بخاری اور مسلم شریف میں موجود ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

ما من وال يلي رعية من المسلمين فيموت وهو غاش لهم إلا حرم الله عليه الجنة

''کوئی حکمران، جو مسلمانوں میں سے کسی رعیت کے معاملات کا سربراہ ہو، اگر اس حال میں مرے کہ وہ ان کے ساتھ دھوکہ اور خیانت کرنے والا ہو تو اللہ اس پر جنت حرام کردے گا''

ظاہر ہے دھوکہ اور خیانت کی ایک بڑی صورت یہ ہے کہ ان کے مالی معاملات کی حفاظت نہ کی جائے اور انہیں دھوکہ دے کر غلط مقامات پر خرچ کردیا جائے۔ (۲۵)

نبی کریم ﷺ نے مالیاتی بلکہ پورے انتظامی نظام کی اصلاح کے لئے جو حکمتِ عملی اختیار فرمائی، اس کا ایک ستون ان عہدوں پر متمکن ہونے والے لوگوں کا معیارِ صلاحیت اور اخلاق تھا۔ اس سلسلے میں قرآنِ مجید کی مختلف آیات میں مختلف عہدوں پر تعینات ہونے والے لوگوں کے معیار کے بارے میں اشارات دیئے گئے ہیں۔ مثلاً سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۲۴۸ میں علم اور جسمانی مضبوطی، اسی سورت کی ۱۲۴ نمبر آیت میں فرمایا گیا کہ ظالم کو اللہ خلافت و منصب سے نہیں نوازتے۔ گویا ظالم آدمی اس عہدے کے لئے اہل نہیں ہے۔ اس کے برعکس عدل ہے۔ گویا کسی منصب پر فائز ہونے والا عدل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۱۲۸ میں یہ عمومی اُصول دیا گیا کہ اللہ جسے چاہتا ہے منصب عطا فرماتا ہے۔ اسی طرح قرآن کے مختلف مقامات پر مناصب کی اہلیت کے لئے مختلف اشارات دیئے گئے ہیں۔ مثلاً الکہف: ۴۸، النور: ۵۵، الانبیاء: ۱۰۵، بنی اسرائیل: ۷۰، صٓ: ۲۶، اور یوسف: ۵۵ میں یہ صفات دیکھی جاسکتی ہیں۔ ان آیات کی روشنی میں نبی کریم ﷺ نے بھی اُصول وضوابط مرتب فرمائے۔ مسلم مفکرین سیاست نے ان آیات کی روشنی میں اُصول مرتب کئے۔ (۲۶) کتاب وسنت کی روشنی میں کوئی عہدہ اور منصب طلب کرنے والا اس عہدے کے لئے نااہل ہوجاتا ہے اور ایسے شخص کو بہت بڑا خائن

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

قرار دیا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: إن أخونكم عندنا من طلبه ''ہمارے نزدیک عہدہ طلب کرنے والا سب سے بڑا خائن ہے'' آپ سے اس سلسلے میں متعدد روایات ہیں کہ مختلف لوگوں نے آپ سے کوئی عہدہ طلب کیا لیکن آپ نے ان سب کو یہ کہہ کر کوئی عہدہ نہیں دیا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ جب کوئی کسی منصب کا خود مطالبہ کرتا ہے تو اس میں گمانِ غالب یہی ہوگا کہ وہ اس منصب کو دنیا کمانے کے لئے استعمال کرے گا۔ اپنے منصب کو ناجائز استعمال کرکے اسے دولت کمانے کا ذریعہ بنائے گا۔(۲۷)

مالیاتی عملے کو ہدایات

نبی کریم ﷺ کی مالیاتی حکمتِ عملی کی ایک نمایاں بات یہ ہے کہ آپؐ نے زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو ان کے منصب کی اہمیت اور نزاکت کا احساس دلایا۔ رافعؓ بن خدیج سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے:

العامل على الصدقة لوجه الله تعالىٰ كالغازي فى سبيل الله عزوجل حتىٰ يرجع إلى أهله(۲۸) (ابوداود میں اَلفاظ ہیں: العامل على الصدقة بالحق)(۲۹)

''اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر صدقات وصول کرنے والا شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر لوٹ کر آجائے''

ایک اور روایت میں ہے کہ ''عامل زکوٰۃ کو اس منصب پر فائز کیا گیا اور اس نے حق کے مطابق زکوٰۃ وصول کی۔ کوئی بددیانتی نہیں کی اور زکوٰۃ دہندہ پر ظلم نہیں کیا تو ایسا شخص اس وقت تک اللہ کی راہ میں لڑنے والے مجاہد کی مانند ہے یہاں تک کہ وہ لوٹ کر گھر آجائے''(۳۰)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، رسول ﷺ نے فرمایا: خير الكسب كسب العامل إذا نصح ''بہترین کام عامل کا کام ہے جب تک وہ خیرخواہی کے ساتھ کام کرے''(۳۱)

مسند احمدؒ میں ایک روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب اللہ تعالیٰ مشرق ومغرب کے خزانے کھول دے گا۔ بے شک تمہارے عمال (جو زکوٰۃ وصول کرنے میں لوگوں پر ظلم کرتے ہیں، ان کے حقوق مارتے ہیں، غنیمت کے مال میں بددیانتی کرتے ہیں اور حاصل کی ہوئی چیزوں کو حاکم سے چھپاتے ہیں) جہنم میں جائیں گے۔ سوائے ان عمال کے جو محاصل وصول کرتے وقت اللہ سے ڈرتے رہے اور جنہوں نے امانت ادا کری یعنی جو کچھ وصول کیا تھا، اسے امانت داری کے ساتھ بیت المال میں جمع کروا دیا۔(۳۲) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا مسلمان خازن جو محاصل وصول کرنے کے لئے متعین کیا جائے اور وہ وصول شدہ تمام محاصل مکمل طور پر امیر کے سامنے جمع

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

کرادے تو ایسا شخص بھی ایک طرح سے صدقہ کرنیوالا ہے۔(۳۳) اس سلسلے میں بہت سی احادیث موجود ہیں۔

نبی کریم ﷺ کا طریق کار یہ تھا کہ مختلف علاقوں میں متعین کئے جانے والے عہدیداروں کو خصوصی ہدایات دیا کرتے تھے۔ اس طرح کی بہت سی مثالیں عہدِ نبوی سے ملتی ہیں کہ آپ کسی عامل یا عہدہ دار کو کسی جگہ متعین فرماتے تو پیدل چل کر شہر کے باہر تک اس کے ساتھ جاتے، اس دوران اسے ہدایات دیتے تھے۔ حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں :

''مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن کی جانب متعین فرمایا۔ میں جب روانہ ہوا تو آپؐ نے مجھے واپس بلایا اور فرمایا کہ میں نے تمہیں صرف اس لئے بلایا ہے کہ میں تمہیں بتادوں کہ میری اجازت کے بغیر تم جو کچھ بھی لوگے وہ خیانت ہے اور ہر خائن اپنی خیانت کو لئے ہوئے قیامت کے دن آئے گا۔ بس میں نے تمہیں یہی بتلانا تھا، اب اپنے کام پر جا کر لگ جاؤ''۔(۳۴)

ابوداود شریف میں ہے کہ ایک صحابی ابومسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے عامل بنا کر بھیجنا چاہا اور فرمایا ''ایسا نہ ہو کہ میں تمہیں قیامت کے دن اس حال میں پاؤں کہ تمہاری پیٹھ پر اونٹ ہو جو آواز نکال رہا ہو جسے تم نے خیانت کے طور پر لیا ہوگا''۔ ابومسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ''میں ایسا عہدہ نہیں لینا چاہتا'' آپؐ نے فرمایا: ''پھر میں بھی جبراً تمہیں نہیں بھیجتا''۔(۳۵)

اسی طرح کی ایک روایت حضرت سعد بن عبادہ کے بارے میں بھی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

''ایسا نہ ہو کہ تو بلبلاتے ہوئے اونٹ کو اٹھائے ہوئے آئے جسے تو نے خیانت میں لیا تھا۔ میں نے کہا: پھر تو میں اس طرح کا عہدہ لینے سے دست بردار ہوتا ہوں۔ پھر آپؐ نے مجھے اس عہدہ پر متعین فرمانے پر اصرار نہیں فرمایا۔(۳۶)

اسی طرح کی ایک روایت طبرانی میں حضرت عبادہؓ بن صامت کے بارے میں بھی ہے۔(۳۷)

بخاری شریف میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

''اللہ فرماتے ہیں کہ تین بندے ایسے ہیں جن کے میں مدمقابل ہو کر ان سے لڑوں گا۔ ان میں سے ایک وہ ہے جسے کوئی چیز (منصب وغیرہ) عطا کیا گیا اور اس نے اس میں بددیانتی کی''۔(۳۷a)

اسلامی ریاست میں مالیاتی امور کے بارے میں خصوصی طور پر احتیاط سے کام لیا جاتا ہے کیونکہ اگر اس شعبے میں ذرّہ برابر بھی بے احتیاطی سے کام لیا جائے تو ایک طرف ملکی خزانہ غلط طور پر خرچ ہوجاتا ہے دوسری جانب بدعنوانیاں جنم لیتی ہیں۔ تقسیم دولت کا سلسلہ غیر متوازن ہوجاتا ہے اور لوگ اخلاقی گراوٹ کا شکار ہوجاتے ہیں۔ مالیات کے معاملے میں اسلام کس قدر احتیاط سے کام لیتا ہے، اس سلسلے میں ڈاکٹر حمیداللہ لکھتے ہیں کہ اسلام سے پہلے کے مذاہب میں سرکاری آمدنی کے ذرائع یعنی کن کن چیزوں پر

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

محصول لیا جائے، اس کی تفصیل تو ہمیں ملتی ہے۔ لیکن انہیں کن کن مدات میں خرچ کیا جائے، اس کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ ان مذاہب میں اس شعبے کو حکمران کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا کہ ٹیکسوں کی اس آمدنی کو وہ جس طرح چاہے خرچ کرے اور عام طور پر حکمران اپنی ذات پر اور فضول خرچیوں اور عیاشیوں پر خرچ کیا کرتے تھے۔[۳۸] ...... ڈاکٹر حمید اللہ مزید لکھتے ہیں:

''میرے علم میں قرآن کریم وہ پہلی دینی کتاب ہے جس میں آمدنی کے وسائل کے متعلق بہت کم تفصیل ملتی ہے لیکن اسے خرچ کرنے سے متعلق انتہائی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے''[۳۹]

اسلام سے پہلے مختلف ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدنی کے مصارف کا کوئی قاعدہ اور ضابطہ موجود نہ تھا۔ رئیس قبیلہ غنیمت وغیرہ کے محاصل کے خرچ کرنے میں تمام اختیارات کے مالک ہوتے۔ عموماً کل محاصل کے چوتھائی حصے کا مالک رئیس ہوتا تھا۔ اس میں وہ تمام قیمتی اشیاء خود رکھ لیتا۔ تقسیم کے بعد جو کچھ بچ رہتا یا بچا لیا جاتا، وہ اس کے قبضے میں آجاتا۔ اس کے علاوہ اس زمانے میں یہ طریق کار بھی موجود تھا کہ جو شخص کوئی مال لوٹتا، وہ اسی کا ہوجاتا۔ نبی کریم ﷺ نے اس نظام میں مثبت اور دیرپا تبدیلیاں کیں۔ آپؐ نے مالِ غنیمت کو فوج میں باقاعدہ ضابطے کے مطابق تقسیم کرنے کا اصول رائج فرمایا۔ یہ اصول نہایت عادلانہ تھے۔ کسی فرد کی بجائے حاصل ہونے والے مال کو اجتماعی ملکیت قرار دیا۔ غنیمت، فئے، زکوٰۃ، خراج، جزیہ اور دیگر محاصل اسی انداز سے تقسیم کئے جاتے کہ کسی کو اعتراض کا موقع نہ ملتا اور یہی اُصول آپؐ کے بعد بھی مستقل طور پر تقسیم دولت کے اصول بن گئے۔

نبی کریم ﷺ نے محاصل کے نظام کو بڑی احتیاط کے ساتھ منظم فرمانے کی بنیادیں رکھ دیں۔ آپؐ کے مبارک عہد میں آپؐ کے پاس وفود آتے تھے۔ جانے والے وفود کو خرچہ دیا جاتا تھا۔ مختلف علاقوں سے سالانہ محاصل وصول ہو رہے تھے۔ جزیہ وخراج بھی مل رہا تھا۔ زکوٰۃ کی وصولی کے لئے بھی باقاعدہ نظام نافذ ہو چکا تھا۔ مملکت کا نظام چلانے کے لئے دیگر اخراجات بھی تھے۔ ان حالات میں یہ بات قرین قیاس ہے کہ آپؐ نے باقاعدہ بیت المال کی بنیاد رکھ دی تھی۔ ڈاکٹر حمید اللہ لکھتے ہیں کہ آپؐ نے مسجد نبوی سے متصل ایک کمرے کو بیت المال کے طور پر مختص فرما رکھا تھا۔ اس کمرے کی خصوصی نگرانی کی جاتی تھی۔ اس کمرے میں رقم اور اجناس رکھی جاتی تھیں۔ حضرت بلالؓ اس کی نگرانی پر مامور تھے۔ ڈاکٹر حمید اللہ اس کمرے کو پہلا بیت المال اور حضرت بلالؓ کو پہلے وزیر مال قرار دیتے ہیں۔[۴۰]

مالیات ومحاصل کے سلسلے میں نبی کریم ﷺ نے باقاعدہ قواعد وضوابط رائج فرمائے۔ ان قواعد سے افسرانِ مالیات کو باقاعدہ آگاہ کیا جاتا تھا اور ان پر بڑی سختی سے عمل کروایا جاتا۔ باقاعدہ طور پر ان ہدایات

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

پر عمل درآمد کی نگرانی کی جاتی تھی۔ اس طرح کی ہدایات میں یہ باتیں شامل ہوتی تھیں کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے خود چل کر زکوٰۃ دینے والے کے پاس جائیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ سرکاری ملازم خود زکوٰۃ کا مال دیکھ سکے گا اور کسی بھی طرح کی بدعنوانی مثلاً زکوٰۃ کا مال چھپانے کی بنیاد ختم ہوجائے گی۔ اسی طرح یہ ہدایت بھی تھی کہ زکوٰۃ میں چھانٹی کا مال نہ لیا جائے، نہ ہی گھٹیا مال وصول کیا جائے۔ اسی طرح زکوٰۃ دینے والوں کو بھی ہدایات جاری کی جاتی تھیں۔ زکوٰۃ لینے اور دینے والے سبھی شرعی اُصولوں سے آگاہ کردیئے گئے تھے اور یوں زکوٰۃ دینے والوں کی لاعلمی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کے استحصال کی راہیں بند کردی گئیں۔(۴۱)

زکوٰۃ عائد کرنے کا نصاب اور دیگر مسائل بالکل واضح اور شریعت کے اَحکام تھے، اس لئے زکوٰۃ کی رقم کے تعین (Fixation) کے بارے میں بھی کسی طرح بھی کسی ایک فریق کو دھوکہ دینے یا دھوکہ کھانے کی گنجائش اور اِمکان موجود نہ تھا۔ اس طرح مالیات کے بارے میں کسی بدعنوانی کے آغاز کا امکان خود بخود ہی ختم ہوگیا۔

اس کے ساتھ ہی یہ پہلو بھی قابل ذکر ہے کہ نبی کریم ﷺ کی تربیت نے ہر شخص کو اتنی جرأت عطا کردی تھی کہ اگر کوئی کسی کے ساتھ ظلم وزیادتی کا ارتکاب کرتا تو وہ خاموش نہیں رہ سکتا تھا۔ وہ اہلکار کی ہر کارروائی پر اس سے سوال کرسکتا تھا اور عدالتِ نبویؐ تک رسائی کرسکتا تھا۔ اس ماحول میں کسی طرح کی بدعنوانی ممکن نہ تھی۔

نبی کریم ﷺ کی معاشی پالیسی کا ایک سنہرا اصول یہ تھا کہ حاصل ہونے والی آمدنی اور اجناس آپؐ بیت المال میں جمع کرکے رکھا نہیں کرتے تھے بلکہ فوری طور پر اعلان فرما دیتے کہ مستحق لوگ آکر اپنا اپنا حق وصول کرلیں۔(۴۲)

بہت سے شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ آپؐ کو اس وقت تک سکون نہیں آتا تھا جب تک کہ بیت المال میں آنے والا مال مستحق لوگوں تک پہنچا نہیں دیتے تھے۔(۴۳) آپؐ کے اس طریق کار کی ایک حکمت تو یہ ہوسکتی ہے کہ آپؐ ارتکازِ دولت کی بجائے دولت کے پھیلانے کو پسند فرماتے تھے۔ دوسری حکمت یہ ہوسکتی ہے کہ آپؐ جلد از جلد اس مال کو تقسیم کرکے اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے فارغ ہونا چاہتے ہوں اور آپ چاہتے تھے کہ حق، جلد از جلد حقدار تک پہنچ جائے۔

بیت المال کی نگرانی نبی کریم ﷺ کو بہت مقدم تھی۔ ایک دفعہ رئیس فدک نے غلے سے لدے ہوئے چار اونٹ آپؐ کی خدمت میں بھیجے۔ اسے فوری طور پر تقسیم کیا گیا لیکن کچھ بچ رہا۔ اس پر نبی کریم ﷺ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا کہ میں تو پھر آج گھر نہیں جاؤں گا۔ آپؐ نے رات مسجد میں ہی بسر فرمائی۔ جب اگلے روز حضرت بلالؓ نے خبر دی کہ سارا مال تقسیم ہوگیا ہے تو آپؐ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور گھر تشریف لے گئے۔ (۴۴)

نبی کریم ﷺ نے محاصل کی تقسیم کے سلسلے میں ہمیشہ احتیاط سے کام لیتے ہوئے اپنے ساتھ قریبی تعلق رکھنے والے کسی بھی فرد کو کبھی محاصل وصول کرنے کی ذمہ داری نہیں سونپی۔ طبقات ابن سعد، کتاب الخراج، زاد المعاد، فتوح البلدان وغیرہ میں ان لوگوں کے اسمائے گرامی یکجا کئے گئے ہیں جو عہد نبوی میں وصولی کے کام پر متعین کئے جاتے تھے۔ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کا تعلق خاندانِ نبوت سے ہو۔ (۴۵) بلکہ آپؐ کے خاندان میں سے اگر کسی نہ کسی موقع پر اس خواہش کا اظہار کیا بھی کہ اسے مالیات کے شعبے میں کوئی ذمہ داری سونپی جائے تو آپؐ نے دوٹوک انداز میں انکار فرما دیا کہ صدقات کے مال آلِ محمد ﷺ کے لئے جائز نہیں کیونکہ یہ لوگوں کے اَموال کی میل کچیل ہوتی ہے۔ (۴۶)

دراصل اگر انہیں اس شعبے میں کوئی ذمہ داری سونپی جاتی تو ان کا معاوضہ انہیں حاصل شدہ محاصل سے ادا کیا جاتا۔ آپؐ نے یہ بات گوارا نہیں فرمائی کہ زکوٰۃ وغیرہ سے آپؐ کے خاندان کے کسی فرد کو کسی بھی انداز سے بلا واسطہ یا بالواسطہ کچھ حاصل ہو۔

نبی کریم ﷺ کا طریقہ مبارک یہ تھا کہ مالِ غنیمت آنے کے بعد حضرت بلالؓ کو حکم فرماتے کہ وہ اعلان کردیں کہ جس جس کے پاس جو کچھ بھی ہو، وہ لے کر مسجد نبوی میں جمع کروا دے۔ (۴۷) گویا یہ اعلان ہوتا تھا کہ غنیمت کا مال اجتماعی مال ہے، اس پر کسی کا ذاتی حق نہیں ہے۔ جنگِ بدر کے موقع پر لوگوں نے مالِ غنیمت انفرادی طور پر اکٹھا کرلیا۔ نبی کریم ﷺ نے یہ مال سرکاری خزانے میں جمع کروایا اور اسے سب لوگوں میں برابر تقسیم کردیا۔ (۴۸)

ملکی خزانے کو امانت سمجھنے کے اعتبار سے نبی کریم ﷺ نے خود اپنی ذات سے نہایت عمدہ مثال پیش فرمائی۔ آپؐ نے ایک موقع پر زمین سے بکری یا اونٹ کا ایک بال پکڑا اور فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جو مال اللہ نے تمہیں دیا، اس میں میرا حصہ پانچویں حصے کے سوا کچھ بھی نہیں ہے اور یہ پانچواں حصہ بھی تمہارے ہی واسطے ہے۔ (۴۹) یعنی اسے محتاجوں اور غربا میں تقسیم کردیتا ہوں۔ مالِ فئے اور مالِ غنیمت کے بارے میں قرآن مجید کی آیات کے تحت تمام مفسرین نے لکھا ہے کہ ان میں سے جو حصہ آپ کو شرعی اور قانونی طور پر حاصل ہوتا، آپ اسے بھی اپنی ذات سے زیادہ محتاجوں پر خرچ کرتے تھے۔ (۵۰) مخیرّیق جو بنوقینقاع کے ایک یہودی تھے، نے یہ وصیت کر رکھی تھی کہ ان کی وفات

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

کے بعد سات باغات جو ان کی ملکیت تھے، نبی کریم ﷺ کے لئے وقف ہوں گے۔ ان کی وفات کے بعد یہ باغات نبی کریم ﷺ کے قبضے میں آئے۔ لیکن آپؐ نے یہ باغات وقف فرما دیئے اور ان کی آمدنی غربا ومحتاجوں کو ملنے لگی۔ (۵۱)

آپؐ کی ذاتی اور گھریلو زندگی بھی سادگی کا نمونہ تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ اور آپؐ کے اہل بیت تین دن تک متواتر گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہ کھا سکتے تھے۔ آپؓ فرماتی ہیں :

''اہل بیت محمد ﷺ پر ایک چاند سے گزر کر دوسرا چاند آجاتا اور ہمارے گھر میں چولہا نہ جلتا۔ اس دوران ہمارا گزر اوقات کھجور اور پانی پر ہوتا''۔ (۵۲)

جو چیز استعمال کرنی جائز نہیں ہے، اس کے بارے میں بھی نبی کریم ﷺ نے نہایت محتاط اسوۂ حسنہ پیش فرمایا۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے ''نبی کریم ﷺ راستے میں پڑی ہوئی ایک کھجور پر سے گزرے۔ فرمایا: کہ ''اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ یہ کھجور صدقے میں سے ہوگی تو میں اسے کھا لیتا''(۵۳) ایک موقع پر حضرت حسنؓ (جو اس وقت ابھی بچے تھے) نے خشک کرنے کے لئے پڑی ہوئی کھجوروں میں سے ایک کھجور منہ میں ڈال لی۔ مگر آپؐ نے یہ چبائی ہوئی کھجور منہ سے نکلوائی۔ لوگوں نے کہا کہ آپؐ اس بچے کو یہ کھجور کھا لینے دیتے تو اس میں کیا حرج تھا؟ آپؐ نے فرمایا: ''محمد ﷺ کے خاندان کے لئے صدقہ کھانا حلال نہیں ہے''(۵۴) آپؐ کو اگر کوئی چیز پیش کی جاتی تو آپؐ پوچھتے کہ یہ صدقہ یا ہدیہ؟ اگر ہدیہ ہوتی تو استعمال فرماتے ورنہ ہاتھ آگے نہ بڑھاتے۔(۵۵) بعض روایات میں یوں آتا ہے کہ آپؐ کو ایک موقع پر کھجوروں کا ایک ٹوکرا پیش کیا گیا۔ آپؐ کو بتایا گیا کہ یہ صدقہ کی کھجوریں ہیں۔ حضرت حسنؓ نے اس میں ایک کھجور کھا لی۔ آپؐ نے منہ میں انگلی ڈال کر یہ کھجور اُگلوا دی۔ (۵۶)

نبی کریم ﷺ نے اپنے اسوۂ حسنہ سے یہ مثال پیش فرما دی تاکہ کسی کو انگلی اٹھانے کا موقع نہ ملے۔ آپؐ کا یہ محتاط رویہ آپؐ کا ذاتی جذبہ ایثار ہی نہ تھا بلکہ یہ رہتی دنیا تک کے حکمرانوں کے لئے ایک مثال تھی کہ مالی بے قاعدگیوں کو روکنے کے لئے سب سے پہلے حکمران کو اپنی مثال پیش کرنا ہوگی۔ آپؐ کی اس پالیسی پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر حمید اللہ لکھتے ہیں کہ

''اگر سرکاری آمدنی حکمران کی آمدنی سمجھ لی جائے تو حکمران کے قریبی لوگ اس سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور اگر یہ معلوم ہو کہ یہ دولت حکمران کے لئے حرام ہے تو ماتحت افسروں کو ذرا احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے کہ حکمران ان کا محاسبہ کرے گا۔ اس لحاظ سے یہ نہایت اہم بات ہے کہ اسلام کے سوا دنیا کی کسی اور قوم نے سرکاری آمدنی حکمران کی ذات کے لئے ممنوع قرار نہیں دی۔ یہ خصوصیت بھی صرف اسلام ہی کو حاصل ہے۔ (۵۷)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ نے بیت المال کے بارے میں اس اعتبار سے بھی احتیاط کی پالیسی اختیار کی کہ صرف حقداروں کو ہی دیا۔ آپؐ نے فرمایا:

ما أعطيكم ولا أمنعكم أنما أنا قاسم أضع حيث أُمِرت (۵۸)

''میں خود نہ تمہیں کچھ دیتا ہوں نہ کسی چیز کو تم سے روکتا ہوں۔ میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں جہاں مجھے حکم دیا جاتا ہے، وہاں خرچ کرتا ہوں''

آپؐ نے لوگوں پر واضح فرما دیا تھا کہ ریاست کے خزانے میں جو کچھ ہے وہ لوگوں کی امانت ہے۔ آپ اس امانت کو حقداروں تک پہنچانا اپنی ذمہ داری سمجھتے تھے۔ ایک شخص نے آپؐ سے زکوٰۃ کے مال میں سے کچھ مانگا تو آپؐ نے فرمایا:

''اللہ نے زکوٰۃ کے مال کی تقسیم میں کسی کو حتیٰ کہ نبی کے دخل کو بھی پسند نہیں کیا بلکہ اس نے خود اسے آٹھ حصوں میں تقسیم کردیا ہے۔ اب اگر تم ان آٹھ میں سے ہو تو میں تجھے تیرا حق دے دوں گا۔'' (۵۹)

آپؐ نے یہ سنہرا اصول دیا کہ مالیاتی عہدوں پر فائز لوگوں کے طرزِ عمل پر خصوصی نگاہ رکھی جائے اور انہیں اس بات کی ہرگز اجازت نہ دی جائے کہ وہ اپنی تنخواہ کے علاوہ رعایا سے کسی قسم کا ہدیہ قبول کریں۔ کیونکہ یہ بدعنوانی کا دروازہ ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ کے متعدد فرامین موجود ہیں کہ آپؐ نے عمال حکومت کے لئے حرام قرار دے دیا کہ وہ کوئی ہدیہ قبول نہ کریں۔ اس باب کا نام ہی "باب هدايا العمال" ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک شخص ابن اللُّتْبِية کو صدقات وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا کہ یہ مال آپؐ کا ہے اور یہ مال مجھے تحفے میں ملا ہے۔ یہ بات سن کر آپؐ جلال میں آ گئے اور منبر پر تشریف فرما ہو کر اللہ کی تعریف بیان کرنے کے بعد فرمایا:

''اس تحصیلدار کا کیا حال ہے جسے میں (صدقات کی وصولی کے لئے) متعین کرتا ہوں پھر وہ کہتا ہے کہ یہ مال تمہارا ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے۔ وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا پھر دیکھتے کہ اسے کوئی ہدیہ ملتا ہے یا نہیں۔ (یعنی اگر اس وقت بھی جب سرکاری کام نہ ہو کوئی ہدیہ دیا کرتا ہو تو اس کا ہدیہ کام کے بعد بھی درست ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اس نے یہ ہدیہ دباؤ سے دیا ہوگا یا کسی اور ناجائز غرض کی خاطر دیا ہوگا) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے کوئی تم میں سے ایسا مال نہ لے گا مگر قیامت کے دن اپنی گردن پر لاد کر اسے لائے گا۔ اس طرح حاصل کیا ہوا اگر اونٹ ہوگا تو وہ بڑبڑا رہا ہوگا۔ گائے ہوگی تو چلا رہی ہوگی۔ بکری ہوگی تو ممیا رہی ہوگی۔ پھر آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپؐ کی بغلوں کی سفیدی ہمیں نظر آنے لگی اور فرمایا: ''یا اللہ! میں نے تیرا حکم لوگوں تک پہنچا دیا'' (۶۰)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

روایت کے اندر اس بات کی تفصیل موجود ہے کہ انہوں نے خود آ کر اس مال کی نشاندہی کر دی تھی اور نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش فرما دیا تھا کہ یہ مال مجھے ملا ہے اور یہ مال سرکار کا ہے۔ اس سے ان کی بدنیتی کی بجائے نیک نیتی ظاہر ہو رہی ہے۔ کیونکہ اگر ان کی نیت میں کوئی خرابی ہوتی اور وہ یہ ہدایا چھپانا چاہتے ہوتے تو اس مال کا ذکر قطعاً نہ کرتے جو انہیں ذاتی حیثیت میں ملا تھا۔ اصل بات یہ تھی کہ لوگوں کو صحابہ کرامؓ سے عقیدت تھی اور وہ اسی بنا پر انہیں ہدایا اور تحائف دینا باعثِ ثواب سمجھتے تھے۔ یہ تحائف دینے والوں نے بھی اسی نیت سے دیئے تھے اور لینے والے کی نیت بھی صاف تھی۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے نیت کے مسئلے سے قطع نظر آئندہ کے لئے کسی طرح کی بدعنوانی کے انسداد کے لئے ہر سوراخ کو بند فرما دیا۔(٦١)

ابوداود شریف میں مالیات کی وصولی پر مامور عہدہ داروں کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے کہ من استعملناه على عمل فرزقناه رزقا فما أخذ بعد ذلك فهو غلول(٦٢) ''ہم نے جسے کسی جگہ کا عامل مقرر کیا اور اس کے کام کا معاوضہ بھی مقرر کر دیا اگر وہ اس معاوضے سے زائد جو حاصل کرتا ہے تو یہ ناجائز آمدنی ہے'' مسند احمد میں بھی ایسی روایت موجود ہے کہ عاملین محاصل کو جو تحائف ملیں، وہ خیانت میں شامل ہیں۔(٦٣) مسند احمد میں ہی روایت ہے کہ

> ''ایک روز نبی کریم ﷺ جنت البقیع کے قبرستان میں سے گزر رہے تھے کہ ایک قبر والے کے بارے میں فرمایا کہ ''تم پر افسوس ہے'' پھر اس کی وضاحت فرمائی کہ اس قبر والے کو ایک مرتبہ عامل مقرر کیا گیا تھا، اس نے اس میں سے ایک چادر خیانت کے طور پر لے لی۔ اب وہ چادر اس کے اوپر آگ بن کر بھڑک رہی ہے۔'' یہ روایت بخاری شریف میں بھی موجود ہے۔(٦٤)

مستورد بن شداد سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے:

> من كان لنا عاملاً فليكتسب زوجة فان لم يكن خادم فليكتسب خادما فإن لم يكن له مسكن فليكتسب مسكنا ، قال: قال أبوبكر أخبرت أن النبى ﷺ قال من اتخذ غير ذلك فهو غال أوسارق(٦٥)
>
> ''جنہیں ہم عامل مقرر کریں، اسے چاہئے کہ ایک بیوی رکھ لے۔ اگر اس کے پاس کوئی خدمتگار نہ ہو تو ایک خدمتگار رکھ لے۔ اگر اس کے پاس رہائش گاہ نہ ہو تو ایک رہائش گاہ رکھ لے۔ مستورد کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ اگر کسی عامل نے اس سے زائد حاصل کیا تو وہ خائن ہے یا چور ہے''(٦٦)

مسند احمد کی ایک روایت میں سواری کا بھی ذکر ہے کہ اگر سواری نہ ہو تو سواری بھی لے لے۔(٦٧)

اسی طرح عدی بن عمیرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

من استعملناه منكم على عمل فكتمنا مِخيطا فما فوقه كان غلولًا يأتی يوم القيامة قال فقام إليه رجل أسود من الأنصار كأنی أنظر إليه فقال يارسول اللهﷺ أقبل عنی عملك قال وما لك قال سمعتك تقول كذا وكذا قال وأنا أقوله الآن: من استعملناه منكم علىٰ عمل فيجئ بقليل وكثيره فما أوتی منه أَخَذَ وما نُهی عنه انتهیٰ(۶۸)

''اگر ہم کسی کو کسی کام کے لئے متعین کریں پھر وہ اس میں سے ایک سوائی یا اس سے زیادہ چھپا رکھے تو وہ غلول (خیانت) ہے۔ اسے وہ قیامت کے دن لے کر آئے گا۔ یہ سن کر سانولے رنگ کا ایک انصاری شخص کھڑا ہوا کہ گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں۔ اس نے کہا: یارسول اللہ ﷺ آپؐ نے جو کام مجھے سونپا ہے، آپؐ مجھ سے واپس لے لیجئے۔ آپؐ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ (کہ یہ کام واپس کر رہے ہو) اس نے کہا کہ میں نے سنا ہے آپؐ ایسے ایسے فرما رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں تو اب بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ جسے ہم کسی کام کے لئے متعین کریں، اسے جو کچھ ملے، وہ تھوڑا ہو یا زیادہ سب کچھ لے کر (بیت المال میں) آئے۔ پھر اسے اس کام کے معاوضے کے طور پر جو کچھ ملے، وہ لے لے اور جو نہ ملے اس سے باز رہے''

مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن صامت سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ مالِ غنیمت کے اونٹ کی پیٹھ کے چند بال پکڑتے پھر فرماتے کہ میرا بھی اس میں وہی حق ہے جو تم میں سے کسی ایک کا۔(۶۹) ابن مردویہ کے حوالے سے ابن کثیر نے روایت نقل کی ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی پتھر جہنم میں ڈالا جائے تو ستر سال تک چلتا جائے لیکن تہہ تک نہیں پہنچتا۔ خیانت کی چیز کو اسی طرح جہنم میں پھینکا جائے گا۔ پھر خیانت کرنے والے سے کہا جائے گا کہ جا اسے جا کر لے آ۔(۷۰)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

۱۔ اس سلسلے میں قرآن مجید میں سورۃ آل عمران کی آیت نمبر۱۶۴ میں فرمایا: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾ ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر یہ احسان فرمایا ہے کہ ان میں ایک رسول ﷺ مبعوث فرمائے ہیں جو ان کے سامنے آیات کی تلاوت فرماتے ہیں، ان کے نفوس کا تزکیہ فرماتے ہیں، انہیں کتاب کی تعلیم دیتے اور انہیں حکمت سکھاتے ہیں۔

۲۔ ترمذی، امام، جامع ترمذی، ابواب صفة القيامة ، جلد چہارم، صفحہ ۳۵، حدیث نمبر ۲۵۳۱۔ اس حدیث کے بارے میں صاحب ترمذی نے لکھا ہے کہ یہ غریب ہے۔ لیکن صاحب مشکوٰۃ اسے صحیح حدیث قرار دیتے ہیں کیونکہ دیگر ذرائع سے اس کی صحت ثابت ہوتی ہے۔ مشکوٰۃ، جلد دوم، صفحہ ۶۵۶، حدیث نمبر ۵۱۹۷۔

۳۔ اگر لوگوں کے قلوب و اذہان اور انداز فکر کی اصلاح کئے بغیر کوئی قانون نافذ کرنے کی کوشش کی جائے تو اس کے اثرات بالکل الٹے مرتب ہوتے ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ امریکہ میں امتناع شراب کا حکم نافذ کیا گیا۔ لیکن لوگوں کی ذہنی تربیت نہیں کی گئی تھی اس لئے لوگوں نے تجسس کے تحت اس قانون کے نفاذ کے بعد زیادہ مقدار میں شراب پینا شروع کردی۔ یہ قانون ۱۹۱۸ء میں امریکی کانگریس نے منظور کیا اور دسمبر ۱۹۳۳ء میں اسے منسوخ کردیا گیا۔ (بحوالہ مولانا مودودی، اسلامی ریاست، صفحہ ۱۳۱)

اس سلسلے میں قرآن مجید کی وہ آیات جن میں مالی امور زیر بحث آئے ہیں ان سب کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے خوف، آخرت کی مسئولیت اور حرام خوری کی صورت میں جہنم کی وعید سنائی گئی ہے۔ خصوصی اہمیت رکھتی ہیں۔ مثلاً یتامیٰ کے مال میں احتیاط کا حکم دیا تو آخر میں فرمایا کہ جو لوگ ان کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔ مالی امداد کے ذکر کے بعد فرمایا کہ یہ اللہ کی حدیں ہیں جو انہیں پھلانگتے ہیں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے (النساء:۱۳) سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۲۸۲ میں ادھار لین دین کا ذکر ہوا تو آیت کے آخر میں فرما دیا کہ اللہ تمہارے دل کی کھوٹ کو جانتا ہے۔ اس سلسلے میں قرآن مجید کی آیات (النساء:۴۔۱۳) (البقرۃ:۱۸۸، ۱۶۸) (المؤمنون:۵۱) میں حلال و حرام اذکر کیا گیا ہے۔ تو آخر میں آخرت کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے واضح فرما دیا کہ حرام کھانا دنیا اور آخرت میں شدید سزا کا سبب بنے گا۔ صدقہ وخیرات اور عبادات صرف حلال کی کمائی سے ہی مقبول ہوتے ہیں۔

۴۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، امام، الجامع الصحیح ...... ترمذی، الجامع الصحیح، باب ماجاء فی رفع الامانة، دار التراث، بیروت، حدیث نمبر ۲۱۷۹، جلد چہارم، صفحہ ۴۷۴ ...... ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب ذھاب الامانۃ، دار الحدیث قاہرہ، الجزء الثانی، صفحہ ۱۳۴۶، حدیث نمبر ۴۰۵۳

۵۔ علی المتقی، کنز العمال، مؤسسة الرساله، ۱۹۷۹ء جلد سوم، صفحہ ۶۱، حدیث نمبر ۵۵۰۰

۶۔ ایضاً، جلد سوم، صفحہ ۶۲، حدیث نمبر ۵۵۰۳ ۷۔ ایضاً، جلد سوم، صفحہ ۶۰، حدیث نمبر ۵۴۹۰، ۵۴۹۱، ۵۵۰۵، ۵۵۰۶

۸۔ ایضاً، جلد سوم، صفحہ ۶۲، حدیث نمبر ۵۴۰۴

۹۔ بخاری، کتاب الایمان، باب علامات النفاق، جلد اول، صفحہ ۱۴، صفحہ ۳۲۱، ۳۲۴، ۳۲۵ a-۹ بیہقی، شعب الایمان

۱۰۔ البیہقی، شعب الایمان، باب فی الامانات وما یجب من ادائها الی اهلها، جلد رابع، صفحہ ۳۲۳، حدیث ۵۲۶۶

۱۱۔ ابن ماجہ، كتاب الفتن، باب ذهاب الامانة، الجزء الثانی، صفحہ ۱۳۴۷، حدیث نمبر ۴۰۵۴

۱۲۔ الانفال: ۲۷ ۱۳۔ النساء: ۱۰۵ ۱۴۔ الانفال: ۵۸

۱۵۔ ابوداؤد، کتاب فی الاستعاذہ، جلد دوم، صفحہ ۹۰، حدیث نمبر ۱۵۴۷

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

۱۶۔ بخاری، کتاب فضائل الصحاب النبیﷺ، جلد چہارم، صفحہ۱۸۹، حدیث نمبر ۳۴۵۰ ۔ ۱۷۔......؟

۱۸۔ الترغیب والترهیب، باب الترغیب فی انجاز الوعد والامانة...... الجزء الرابع، ترمذی، صفحہ ۴۱۱۔

۱۹۔ ابن تیمیة، السیاسة الشرعیة ۲۰۔ایضاً: صفحہ ۵،۶

۲۱۔ حامد الانصاری، مولانا، اسلام کا نظام حکومت، لاہور، صفحہ ۱۴۵

۲۲۔ بخاری، کتاب الدعوات، جلد چہارم، صفحہ ۱۵۲، مزید باب المراۃ فی بیت زوجھا۔

۲۳۔ مسلم، الجامع الصحیح، باب فضیلۃ الامام العادل، ابوداؤد، سنن ابی داؤد، کتاب الخراج والامارة، باب مایلزم الامام من حق الرعیة، حدیث نمبر ۲۹۲۸، جلد سوم، صفحہ ۱۳۰۔

۲۴۔ ابن تیمیہؒ ۲۵۔ بخاری، کتاب الاحکام، باب نمبر ۱، مسلم، کتاب الخراج والامارة، باب ۵

۲۶۔ اس سلسلے میں تفصیلات کے لئے دیکھیں: ابن تیمیه، السیاسة الشرعیة،
الماوردی، الاحکام السلطانیة، صفحہ ۱۹۳

۲۷۔ ابوداؤد، کتاب الخراج والامارة، باب ماجاء فی طلب الامارة، حدیث نمبر ۲۹۳۰، جلد سوم، صفحہ ۱۳۰۔

۲۸۔ منذری، الترغیب والترهیب، کتاب فی العمل علی الصدقة بالتقویٰ، جلد دوم، صفحہ ۷۹

۲۹۔ ابوداؤد، کتاب الخراج والامارة والفیٔ، باب فی ا لسعایة علی الصدقة، جلد سوم، صفحہ ۱۳۲، حدیث ۲۹۳۶

۳۰۔ الترغیب، کتاب فی العمل علی الصدقة بالتقویٰ، صفحہ ۷۹

۳۱۔ ایضاً، صفحہ ۸۰ ۳۲۔ایضاً، صفحہ ۸۰ ۳۳۔مسلم، کتاب الزکوٰة، باب اجر الخازن الامین

۳۴۔ ترمذی، کتاب الاحکام، باب ماجاء فی هدایا الامراء، جلد سوم، صفحہ ۶۲۱

۳۵۔ ابوداؤد، کتاب الامارة، باب فی غلول الصدقه، جلد سوم، صفحہ ۱۳۵، حدیث نمبر ۲۹۴۷

۳۶۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، جلد اول، صفحہ ۴۲۲، زیر آیت آل عمران: ۱۶۱، (ماکان لنبی ان یغل...)

۳۷۔ الترغیب والترهیب، باب الترغیب فی العمل علی الصدقة، جلد دوم، صفحہ ۸۲

۳۷a۔ ایضاً، الترغیب فی انجاز الوعد، جلد چہارم، صفحہ ۴۱۵، بحوالہ بخاری،

۳۸۔ حمید اللہ، ڈاکٹر، خطبات بہاولپور، صفحہ ۳۳۶

۳۹۔ ایضاً، صفحہ ۱۸۳

۴۰۔ ایضاً، صفحہ ۱۸۳

۴۱۔ یہ اصول وضوابط حدیث کی ہر کتاب میں کتاب الزکوٰۃ کے تحت بیان ہوئے ہیں مثلاً مسلم، کتاب الزکوٰة، باب ارضاء الساعی مالم یطلب حراما، اور باب ارضاء السعادة۔
مزید دیکھیں: نور محمد غفاری، ڈاکٹر، نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی، صفحہ ۲۳۵ تا ۲۴۱

۴۲۔ اس سلسلے میں علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں: وان سیاسة الرسول ﷺ کانت تقضیٰ بتوزیع المال لبنورة ان جاء غدوة لم ینقف النهار اوعشیهٖ لم یبت حتیٰ یقسمه ذهبی، دول الاسلام فی تاریخ، جلد اول، صفحہ ۸

۴۳۔ اس سلسلے میں بہت سی مثالیں ڈاکٹر نور محمد غفاری نے نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی، صفحہ ۲۷۷، ۲۷۸

۴۴۔ ابوداؤد، باب قبول هدایا المشرکین، جلد سوم، صفحہ ۱۷۱، روایت نمبر ۳۰۵۵

۴۵۔ ڈاکٹر نور محمد غفاری، نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی، صفحہ ۲۳۶

۴۶۔ نسائی، سنن نسائی، کتاب الزکوٰة، باب استعمال آل النبیﷺ علی الصدقة، حدیث نمبر ۲۶۱۴۔

ربیعہ بن حارث سے روایت ہے انہوں نے عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

پاس جاؤ اور کہو کہ ہمیں صدقات جمع کرنے پر عامل مقرر کردیں۔اتنے میں حضرت علیؓ آ گئے اور ہم اس حال میں بیٹھے تھے۔انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تم دونوں میں سے کسی کو عامل مقرر نہیں فرمائیں گے۔ پھر عبدالمطلب بن ربیعہ کہتے ہیں کہ پھر میں اور فضل دونوں مل کر چلے۔ جب رسول اللہ ﷺ کو پاس پہنچے تو آپؐ نے فرمایا: ''صدقہ لوگوں کی میل کچیل ہے وہ محمد ﷺ اور ان کی آل کے لئے جائز نہیں ہے''

۴۷۔ ابوداؤد،کتاب الجهاد، باب فی تعظيم الغلول، جلد سوم،صفحہ ۶۸،حدیث نمبر ۲۷۱۲

۴۸۔ صفی الرحمٰن، مبارکپوری، مولانا، الرحيق المختوم، صفحہ ۳۱۰

۴۹۔ ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب فی الامام ليتاثربشئ من الفئ لنفسه، جلد سوم، صفحہ ۸۲، حدیث نمبر ۲۷۵۵، (المکتبۃ العصریہ، مصر)

۵۰۔ بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر، ۸۲/۵۔ اس سلسلے میں بہت سی کتب میں احادیث کی روشنی میں تفصیلات بیان کی گئی ہیں، مثلاً نور محمد غفاری، نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی، صفحہ ۲۷۸، ۲۸۲، خالد علوی ڈاکٹر، انسان کامل، صفحہ ۴۶۵، ۴۷۲

۵۱۔ ابن ہشام، السيرة النبويه، جلد دوم، صفحہ ۱۴۰

۵۲۔ ترمذی، کتاب الزهد، باب معيشة النبی ﷺ، ۵۸۰/۴...... بخاری، کتاب الرقاق، باب كيف كان عيش النبیؐ، جلد ہشتم، صفحہ ۳۱۱...... بخاری، کتاب البیوع، باب شراء الحوائج بنفسه، مزيد باب مرض النبی ﷺ

۵۳۔ مسلم، کتاب الزکوۃ، باب تحريم الزكوٰة على رسول الله ﷺ واله

۵۴۔ الهيثمی، مجمع الزوائد، منبع الفوائد، جلد سوم، صفحہ ۹۰، باب الصدقة

۵۵۔ مسلم، کتاب الرسول اللہ ﷺ ۵۶۔ ایضاً، جلد سوم، صفحہ ۸۹

۵۷۔ حمید اللہ، ڈاکٹر، خطبات بہاولپور، صفحہ ۳۳۶

۵۸۔ بخاری، کتاب فرض الخمس، باب قول الله تعالىٰ فان لله خمسه ۵۹۔..........؟

۶۰۔ مسلم، کتاب الامارة، باب تحريم هدايا العمال (اس باب میں سات ہم مضمون احادیث موجود ہیں) جلد سوم، صفحہ ۱۴۶۳ تا ۱۴۶۴، حدیث ۱۸۳۲...... ابوداؤد، سنن، کتاب الخراج الامارة، باب فی ارزاق العمال، حدیث ۱۱۷۳

۶۱۔ نور محمد غفاری، نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی، صفحہ......؟

۶۲۔ ابوداؤد، کتاب الخراج الامارة، باب فی ارزاق العمال، جلد سوم، صفحہ ۱۳۴، حدیث نمبر ۲۹۴۳۔ مسلم ، کتاب الامارة، باب تحريم الهدايا

۶۳۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، جلد اول، صفحہ ۴۲۲، زیر آیت ﴿ماكان لنبی ان يغل﴾ (آل عمران:۱۶۱)

۶۴۔ ایضاً، جلد اول، صفحہ ۴۲۲

۶۵۔ ابوداؤد، کتاب الخراج والامارة، باب فی ارزاق العمال، جلد سوم، صفحہ ۱۳۴، حدیث نمبر ۲۹۴۵

۶۶۔ ایضاً، صفحہ ۱۱۷۲ ۶۷۔ ابن کثیر، جلد اول، صفحہ ۴۲۱

۶۸۔ مسلم، کتاب الامارة، باب تحريم الهدايا العمال، جلد سوم، صفحہ ۱۴۶۵، حدیث نمبر ۱۸۳۳
ابوداود، کتاب الاقضيه، باب فی هدايا العمال، جلد دوم، صفحہ ۳۰۰، ۳۰۱، حدیث نمبر ۳۵۸۱

۶۹۔ ابن کثیر، جلد اول، صفحہ ۴۲۲

۷۰۔ ایضاً، صفحہ ۴۲۳

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com